

شہ بخار کے معنوں میں ہے اسے ہند ہے فارسی میں تب بروزن لب با ہے تازی  
 ہے ہنیاں ترکیب فارسی ہو دیاں با ہے تازی سے لکنا چاہیے لغزہ غلط ہو تمنا چاہیے  
 تو پٹیا اور تولا ظلم کو طہ طیا اور ظلام ط سے لکنا غلط ہے ٹھنڈا ہا دال ہندی مخلوط الہا کو  
 لکنا صحیح نہیں ٹھنڈا بغیر ہا سے مخلوط چاہیے دال ہندی کی ردیف میں آتش لکنا ہا سے  
 ندے سیکڑی زمستان میں جگوا ایزا ٹھنڈا پٹ کے سوتے گا وہ گل رہی تہنا ٹھنڈا خسرو  
 خرسند خرم میں واؤ لکنا درست نہیں واوا ت دال کے بعد الف غلط ہے ووات  
 بروزن نبات صحیح ہے وہو کھا کاف مخلوط الہا کے ساتھ غلط ہے وہو کا بغیر ہا سے مخلوط  
 صحیح ہے وا نکا عوام نون سے لکتے ہیں اور سحر موم نے بھی خندان کا افشان کانی زمین  
 میں یہ شعر لکھا ہے جلا کر ٹوکروں سے نقد دل مردوں کے لیتے ہیں یا سحر شہر خموشا  
 میں ہی اب پڑنے لگا ڈانکا ڈانکا کو میں نون ہونا ڈا کے کے لے نون ہونے پر  
 دلالت کرتا ہے اس کے علاوہ نون جمہور شہرا کے خلاف سے واحد علی شاہ کے زمانے  
 میں اس لفظ کی بحث آری عقی قلق برق قبول طور آسیر ایسے تازی شعر ہو دے تھے  
 سب سے اتفاق کیا کہ اسکو بے نون لکنا چاہیے اور پٹیا دال ہندی سے غلط ہے پٹیا  
 دال فارسی سے لکنا چاہیے دوکان واد کے ساتھ غلط ہے وکان واد سے تشدید کاف  
 ہوا اور بالتحقیق بھی جائز ہے وون کے بدلے دو نو بغیر نون صحیح نہیں ہے ورا معنی اندک دال  
 سے لکنا چاہیے نہ زراذ اسے ہوز سے سوچ کو مقدم میں نون سے لکنا کرتے تھے ایک وہ  
 جگر چوچ کے قافیہ میں بھی نظر سے گذرے مگر فی زمانہ اکثر سوچ بغیر نون لکتے ہیں طیار  
 کو کوئی طاسے حطی سے لکنا ہے اور کوئی تاسے نوقانی سے مگر طو کو توجیح ہے عاشورہ بہا سے تحقیق  
 غلط ہے عاشورہ الف کے ساتھ چاہیے ٹھنڈا غلط ہے سے غلط ہے عندیہ با سے

۱۱۲ موکر الفظ میں لکھا ہے کہ تب عاتی ست معروف کہ بتا پیش میں خواند و باہا سے فارسی غلط ست  
 ۱۱۳ ایضاح ہے کیونکہ شعر نے اسکو بہا دوں وغیرہ کے قافیہ کے ساتھ استعمال کیا ہے اور اسکے اخوات یعنی  
 نون چادوں وغیرہ میں ہی نون ہے ۱۱۴ ایضاح ہے مگر تعجب ہے کہ جناب جلال گنوی شہرید زبان اردو میں  
 دال کی تعلیظ اور اسے ہوز کی تصحیح ہے اور وہ یہ لکھی ہے کہ دال میں کادو و دیاہی میں بعض محققین کے نزدیک  
 نہیں ہے تو کلیات ہندیہ میں کیونکہ لکھا جائے میں کتابوں کہ یہ لفظ ہندی الاصل نہیں بلکہ ہندی  
 لکھا اصل زورہ ہے اسے مشد وہ کو حذف کر کے ہا سے تحقیق کو الف سے بدل دیا ہے ہند الفظ میں  
 زورہ بویہ کے ہونے سے کسی کو انکار نہیں ۱۱۵ ایضاح۔

نازی سے چاہیے جمید اسے لفظ غلط ہے عید اضحیٰ چاہیے کھاری کی یہ اصلی سے ندر  
اور مونت دونوں کے ساتھ یہ لفظ ایسا مستعمل ہوتا ہے جیسے کھاری کنواں کھاری پانی کھا  
شے گر بعض لوگ غلطی سے ندر کے ساتھ کھارا استعمال کر جاتے ہیں جیسے کھارا کنواں کھا  
پانی کل کو اکثر حضرات کو بلام مخلوط الہا لکھتے ہیں یہ غلط ہے نیز اسے مخلوط صحیح ہے کلمہ  
ہوز غلط ہے گلیما اللت سے لکھنا چاہیے گزارش اور گزیر کو زاسے ہوز سے لکھنا اولیٰ ہے  
بعضوں کے نزدیک ال سے لکھنا درست ہی نہیں لاجار غلط ہے ناچار چاہیے۔  
تکست گان سے غلط ہے کاف نازی سے چاہیے مخرج بہ معنی معروف بعضوں کے  
نزدیک بنائے ہوز و سکون رائے عمدہ غلط سے مخرج بجائے حلی و فتح رائے عمدہ چاہیے مگر  
میرزا و دیگر دو میں جہاں فارسی ترکیب نہ ہو مخرج کی مضائقہ نہیں ہونٹ کے آخر میں  
تقدیم ہائے مخلوط التفظ بھی لکھا کرتے تھے اور ناسخ وغیرہ یہ لفظ ردیف ہائیں لائے ہیں  
مگر فی زمانہ بعض بغیر ہائے مخلوط لکھتے ہیں یونہی اسکے املا میں اختلاف ہے کہ واو کے  
بعد نون چاہیے یا نہیں مگر تحقیق یہ ہے کہ لکھنا چاہیے کیونکہ یہ لفظ مگر سے پہلا جزو نون  
سے اور لہجہ میں ہی نون باقی رہتا ہے پھر نہ لکھنے کی کوئی وجہ نہیں اور بعض حضرات جو نون  
لکھتے ہیں یعنی آخر میں نون نہیں لکھتے صحیح نہیں ہے ذوق دہلوی سے میں پھر میں مرنے کے  
قرین ہو ہی چکا تھا۔ تم وقت پہ آپہنچے نہیں ہو ہی چکا تھا جو کہ ہوا سے وہ کس طرح ہوتا  
علم ازلی ذوق یونہی ہو ہی چکا تھا۔ داغ دہلوی سے زاہد مری تقدیر میں وہ دشمن  
دین کھلا مجبور ہوں اللہ کو منظور یونہی تھا۔

سخت نوح کہ جناب جلالی نے اپنے نعت میں لکھا ہے کہ اس لفظ کے آخر میں جو بعض ہائے مخلوط التفظ  
ہر ہا کر ہونٹ ہو لیتے ہیں اور لکھتے ہیں مولف پھر ان کے عندیہ میں نا درست ہو میں کہتا ہوں کہ جب ناسخ  
عبرہ استعمال کیا تو اسے جگہ بل زبان ہونٹ ہو لیتے ہیں تو نا درست کیوں ہو گا اور سب سے زیادہ توجہ  
یہ کہ پیٹ بیلے مجھول کو بعضی شکم اور پیٹ بیلے معروف کو بعضی پشت لکھا ہے حالانکہ پشت کی منہدی پیٹ  
سے مخلوط ہی پیٹ بر وزن بیٹ کوئی نہیں بولتا۔ اصح ہے کیونکہ لہجہ میں ہی نون ہے اور اسانہ بھی زمین  
عبرہ کافیہ میں استعمال کیا ہے اور آجنگ کی محقق ال زبان تھی کسی کافیہ میں یونہی استعمال نہیں کیا اور بعضوں کا یہ جو  
بال ہے کہ لہجہ مری ہے نہ اسے یہ محض غلط ہے جس میں نہیں بلکہ اتفاق نون ہوا ان دونوں لفظوں کا جزو اول ہم  
ہو گیا ہے اور لفظ آخر ہجرت ہے۔ یونہی کو لہجہ مری یا یہ کہ ہے جو لہجہ مری کسی اور سے بعد نون زیادہ کر ہے۔ اصح

### تذکیر و تاخیر

کئی رسالے اس بحث میں تالیف ہو چکے ہیں ہم اس جگہ ایسے ضروری الفاظ لکھتے ہیں  
اکثر لوگ واقف نہیں آپ چمک کے معنوں میں جیسے آب گہر آب آہن مونت اور  
بعضوں نے جو ذکر استعمال کیا ہے وہ جمہور شعرا کے خلاف ہے بلکہ جہاں پانی کی رعایت  
رکھی گئی ہو یا نہ ذکر ہی استعمال کرنا درست ہے۔ تاریخ سے زیادہ آب نقا سے ہی آب میں تھا  
بحر سے جبکہ سمجھتے زندگی مرزبانہ شمشیر یا ریا پنے حق میں آسے حیوان آب میں ہو گیا آسمان  
مذکورہ مونت دونوں طرح بند ہے مگر اکثر نصیحا سے حال مذکور ہی استعمال کرتے ہیں بلکہ مشترک کے  
مگر اکثر نصیحا مونت ہی استعمال کرتے ہیں تاریخ مذکور مونت دونوں طرح بند ہے مگر فی زمانہ مذکورہ  
ہے بلکہ آتش نے ذکر استعمال کیا ہے اس کوہ سے اسے مازین بجا ہی تراکمین ہوا نصیحا  
حال مونت استعمال کرتے ہیں۔ تاریخ سے بجا ہے عشق میں ایسے عصر میں ہوں اور سگی آگ میں  
خراش پشتر مذکور ہی متبادل ہوتا ہے سیم سے یہاں تک اوج جنون میں مجھے کہاں ہوا  
خراش ناشن دیوانگی ہلاں ہوا۔ ویکہ خراش زخم سینہ بد تون کا درد کرتا ہوں لایٹ جانا  
ہوں جب سینے سے زلف مشکبو ہو کر سلیم سے خراش جگر دشمن جان ہوا یا نعم عشق کا دل  
پر اجساں ہوا۔ مگر اکثر نصیحا سے حال مونت ہی کے قابل ہیں طرز پشتر مشترک تھا بلکہ مذکور  
زیادہ فصیح متا آب مونت فصیح ہو بلکہ اکثر خواص مونت ہی استعمال کرتے ہیں طوطی  
جلال مفید الشعرا میں لکھتے ہیں۔

۱۵۔ یہ وہ بحث ہے کہ ابتدا و ابتدا میں مولف لطف اور رد و بجز ابطال کے باب میں شروع  
لکھتے استفسار کیا ہے نامی شعرا کو مذکور کیا اور بہت سے بلکہ زبان کے مونت فرمایا بات یہ ہے کہ جو لفظ نظم میں بہت  
کم مستعمل ہوتا ہے وہ سب مختلف ہو ہی جاتا ہے ۱۰ ایضاً ۱۱۔ جسے مفید الشعرا شہادت صغیر و دیگر دستور استعمال ہوا  
اجتا انہیں مفید الشعرا انہاں کی تالیفات سے جو کلام پہلے کار آمد شعرا تیار رسالہ یا نقیبا ترجمہ ہو گیا اور  
کے شعرا بھی بہت کم ہیں مگر الفاظ اس میں بہت سالوں سے کہیں زیادہ ہیں تو کہہ سکتا مولف نامی اساتذہ لکھتے ہیں اور  
حال لکھی ہے اگرچہ بعض جگہ بقیہ بشریت فاضل خورشیدی ہو مگر پوری اسکو ترجیح ہو کہ وہ دستور رسالوں کی بنا صرف  
ترجیح پر ہے زبان قدیم و جدید شاذ وغیرہ کی کیفیت اور ظاہر میں ہوتی رہتی ہے صغیر میں اسکی کوشش کی گئی ہے  
وہ بات جو مفید الشعرا میں ہے نہیں اور اگر مذکور اعتبار ہو تو ان میں ہر ایک رسالہ قابل تہ ہے بلکہ شعرا کو  
سب پر ترجیح ہے ۱۰ ایضاً ۱۱ اور بعضوں کی یہ ہے کہ آب گہر کو تو ہر جگہ مونت بانہا چاہی اور ان میں اختلاف ہے مونت  
استعمال کرنا اور لے ہو ۱۰ ایضاً



موافق وہ فعل تانیث وغیر میں رادس آتم کا تابع ہو جاتا ہے جو مصدر کے ساتھ حرکت اسے  
 اور مصدر کی علامت ہوتا ہے اور میں کے تغیر نہیں ہوتا ہے لکن اس کا جدید شعر کتنا پرست قیمت  
 دینا ہوگی قیمتیں کرنا پڑیں۔ قلوب مرہوم سے بہت پرستی ہی میں گر کر بسر کرنا تھی یا نام اس سلام  
 کیا اپنے بدنام عبثت اور کہیں مصدر کا لحاظ کر کے فعل کو بھی واحد کر استعمال کرتے ہیں جیسے  
 گویات کرنا نہیں آتی کی جگہ گویات کرنا نہیں آتا۔ گردنی والے فعل اور مصدر دونوں کو اگر  
 ہم کو جو مصدر کے ساتھ ملا ہے اور حقیقت میں اوسکا مفہول ہے تابع کرتے ہیں اور یوں بولتے  
 ہیں قیمت دینی ہوگی قیمتیں کرنی پڑیں۔ شعر سے لکھنے نے یہاں پر وہی کی تقلید کی ہے اور  
 بقول کی تانیث و تذکیر کا اعتبار کر کے مصدر کی علامت میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ ناسخ سے  
 میرے زخموں کو اگر ٹانگے لگانے ہیں تجھے پہلے لاہجراج دور ایار کی تلوار کا بھر سے نہ تھی  
 امید دریاے شہادت پر نکلیں گے خدا کو آبرور کنی تھی بیڑا پار ہونا تھا۔ امیر سے دالماندی  
 سے جانشکے کاروان تلک ڈکھانی نصین ٹھوکرین جو مقدر میں رہے۔ سلیم سے مرے پہلو سے  
 کہ کیوں کر نجائے پاس غیروں کے کسی جا عید ہونی تھی کہیں کرام ہونا تھا۔

ایطاب

وضوون نے لکھا ہے کہ ایطاب تکرار قافیہ لفظ و معنی کو کہتے ہیں۔ اگر کھلی کھلی تکرار ہو تو خفی ہی  
 اور نہ علی ہے پہلے کی مثال آب و گلاب و دانابینا اور دوسرے کی مثال آنکھیں نظر میں جلا  
 سنا وغیرہ دی ہے اول کو جائز کہتے ہیں اور دوسرے کو ناجائز کہتے ہیں۔ اب میں کہتا ہوں  
 کہ اس تعریف و مثال میں کسی خدشات ہیں اول یہ کہ تعریف مجہول ہے خفا اور عدم خفا کی  
 تحدید نہونی ایک ہی لفظ میں بعضوں کے نزدیک ایطابے خفی ہو سکتا ہے اور بعضوں کے نزدیک  
 علی چنانچہ خندان گریاں میں کسی نے ایطابے خفی لکھا ہے اور کسی نے ایطابے علی ٹھہرایا ہے  
 وہ پیر سے یہ کہ دانابینا میں ایطابے خفی کہتے ہیں جلا نہانے کیا تصور کیا ہے کہ علی قرار  
 دینے میں پیر سے یہ کہ آب و گلاب کو ایطاب میں شامل کرنا ہی عبث ہے اس لیے کہ اختلاف

ملاحظہ لکھنا اس میں تانیث ہوا اور خط لکھنا جو مصدر مرکب ہے اور سنا فاعل ہے اس طرح جدید شعر کتنا پرست  
 میں قیمت فعل اور جدید شعر کتنا مصدر مرکب فاعل ہے اور قیمت دینا ہوگی میں قیمت دینا فاعل ہے اور ہوگی  
 فعل ہے اور جدید شعر کتنا قیمتیں کہ مصدر مرکب فاعل ہے اور پڑیں فاعل ہے اور ان جملوں میں مبتدا  
 تکرار کی جگہ ہو سکتی ہے یعنی یوں کہیں کرنا مبتدا ہو اور کتنا تغیر قیمت شعر عیند کتنا تغیر قیمتیں پڑیں اور ایطاب



اس جس کس ان جن کن۔ یا حرف علت علامت افعال ہندی مثل بحر فاعلی ہوں  
 جیسے سنار ہا۔ سنور ہو۔ سنے سے وغیرہ تو ان سب صورتوں میں ایٹکے خفی ہر دور نہ جلی  
 ہے جیسے ہنرور۔ سخنور۔ سنگر۔ فسوگر۔ عقلمند۔ وردمند۔ باغما۔ غنچہ ہا۔ محبوبان۔ مستوفان۔  
 انکین نظرین جلتے بھٹتے وغیرہ۔ دانا اور و امین ایٹا ہین کیونکہ الف زائد تو ہیں مگر معنی  
 مختلف ہیں ایک جگہ الف فاعل سے اور دوسری جگہ الف مذکر یا اسید طرح تباں ہریان  
 میں بھی ایٹا ہین گو دو نون جگہ جمع کے الف و نون ہیں مگر ایک جگہ جمع فارسی ہیں اور  
 دوسری جگہ جمع ہندی ہے۔ قلق مرحوم ۵ زائل ہین ہوئی تب عشق تباں ہنوز  
 پھکتی ہین سوز عم سے مری ہریان ہنوز یا اسید طرح ان اشعار میں بھی ایٹا ہین۔ وزیر ۵  
 میں سرایا مظہر آہم خداوات ہوں یا ہمصیر و اس چین میں مرغ بسم اللہ ہوں۔ بحر ۵۔ کتر  
 درویشی طر لقیہ سے رسول اللہ کا لہ باند۔ پیسے لسمہ کمر میں مد بسم اللہ کا لہ کیونکہ بوجہ اختلاف علیت  
 معنی میں تکرار نہ رہی۔ جب تک ایٹا کی دو نون ہوں میں اچھی طرح فرق معلوم ہو گیا تو یہ بھی جانا  
 چاہیے کہ اکثر فصحاء کے حال رہنورد مزدور دانا بینا خندان گریان شجاعت سخاوت کاوش  
 سازش جن کن ان کے ایسے ایٹکے خفی کو استعمال کرتے ہیں اور ان حرف علت کو  
 ہندی میں بھی روارکتے ہیں جنکے بعد حرف وصل و خروج ہوں جیسے طایا سنا یا وغیرہ یا  
 ایسی علامت فعل ہی کے حذف کرنے سے اس فعل کا صیغہ امر نہ ہو سکے۔ جیسے لکھا بٹھا  
 انہیں سے جب الف حذف کر دینگے و کہہ بٹھہ یہ بجائے سناسٹا کے ایسے قافیوں سے احتیاج  
 رکھتے ہیں۔ باقی رہتے ادھر او دھر جہر کہ ہر مر مر اور وغیرہ کے ایسے قافیے انکو بھی اکثر استعمال  
 ہین کرتے۔ ابسا پو پئی بھو لیا چاہیے کہ اکثر خود من دالون نے لکھا ہے کہ غزل اور قصیدے کے  
 دو سیر اور سیر سے شعر میں وہی اوپر والا قافیہ کر لانا اور مست ہین مگر یہ قافیہ نہ ذاتی ہین  
 مسلم رہا اور نہ ہر دو ہین حافظ شیراز کی ہار دشت ماروت وانی غزل اور عرفی وغیرہ کے  
 ۱۵ تباں اور ہریان کے ایسے قافیے سے جسد ایٹا ہر ایٹا ہو اور دونوں قافیوں میں نازک وقت ہر احتیاج  
 ۱۰ ایضاح ۱۵ امیر ۵ سنگدل جگہ مر سے ساتھ یہ کاوش کہتا تک۔ میری سوزش تک یہ غیر مستحسن کہنگ  
 ۱۰ ایضاح ۱۵ جلال کنبوی ۵ ہوسے ہین عاشق ہی کن گون کے کہے کہ خود ہی شک میں جن گون کے ہین  
 ہے وعدوں میں ان گون کے وفا کی بوجہ اعتبار کارنگ ۱۰ ایضاح ۱۵ ملایا اور سنا ہین الف زائل اور یہ  
 علامت ہے اصلی نہیں گریبان کہی قرار دیا گیا ہے اور یہی وصل اور الف کا خروج ۱۰ ایضاح

تھیں۔ دیکھ لو ہرگز اس قاعدے کی پابندی نہیں کی ہے۔ ہر کیسٹ اردو میں اگر مطلع نکر  
 علی سے محفوظ ہے تو بقیہ اشعار میں نکرار کے مضائقہ نہیں۔ نسیم دہلوی صاحبہ نے شکوہ جدا ہے  
 گو کہ ہر پارہ موسے کے دل کا کیا مسلح ہے دو گھڑے سے ازل سے لفظ قاتل کا۔ وزیر صاحبہ اشعار  
 آتش غم سے بین و غم تن چراغ ہے چار دیواری غنا ہرین ہیں پارو سٹیشن پر زور غم و رشک سے  
 مجھے مجرم رکھا فیض تقریر و تبسم سے۔ اسی کا اس کے لب و دندان جانان شکوہ ہے جس سے ان  
 سطحوں کے باقی اشعار کے قوافی قاتل روشن تم واقع ہو سکے ہیں۔

فوائد متفرقہ

فائدہ ہے عقیدہ کے بعد اگر کوئی حرف معنوی ہو تو اس سے کو الٹ سے لیا جائے  
 ناسخ سے گھر نرا وقت میں سونا ہو گیا کج بد فوج کا نمونا ہو گیا لیکن یہ تبدیل اور سو وقت درست  
 ہے کہ فارسی ترکیب ہو در نہ درست نہیں جیسے نوک خامہ سوا نامہ نوک خاما سوا ناما لکھنا  
 غلط ہے ان اگر ایسا مرکب ہو کہ اس کے دونوں جزو ملکر نمر لکھو واحد ہو گئے ہوں تو یہ مضائقہ  
 نہیں جیسے میخانہ ہمایا فائدہ معطوف علیہ یا معطوف اگر لفظ ہندی ہو تو حرف عطف واو  
 لانا درست نہیں رات و دن کہنا غلط ہے رات و دن یا رات اور دن کہنا چاہیے فائدہ  
 عین کا تقطیع سے گرانا جیسے ع ہم عند لب ہیں گلزار عشق جانان کے رخ اب عاجز  
 ہو گئے ہم تھے اسے دل بے سخت عیب سمجھا جاتا ہے فائدہ بعض حضرات اس قسم کی  
 ترکیبوں کو غلط بتاتے ہیں سیکڑوں تصویر ہزاروں تمنا۔ لاکھ آدمی آیا۔ آنکھوں کی تیلی۔ فرماؤں  
 کہ سیکڑوں ہزار دن جمع ہے۔ تصویر تمنا واحد۔ لاکھ معنی جمع۔ آدمی مفرد۔ آنکھوں جمع تیلی مفرد۔  
 یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے سیکڑوں تصویر میں۔ ہزاروں تمنا میں۔ لاکھ آدمی آئے۔ آنکھوں کی تیلیا  
 کتنا چاہیے مگر یہ نہیں جانتے کہ تصویر وغیرہ اسم جنس ہے اسکا اطلاق واحد اور جمع دونوں

سے ہون سہی جیسے میں کے بستہ وغیرہ ایضاً سٹے اور اگر اس کے بعد حرف معنوی رہتا ہے تو اس سے کو  
 الٹ سے بدل دیتے ہیں جیسے پروا سے شائے سے گریہ تھاپی اور سو وقت ہے کہ فارسی ترکیب ہو ذوق کا جو یہ  
 شعر ہے خلافت فائدہ ہے کہ کو سوں کیا تنگی نرا لے گو کہ جن میں جب سے سرد اور شائے کو۔ یہ جدا جدا شے فارسی  
 زمانے کی بہت کی تبدیل درست نہیں اور ایضاً سٹے بلکہ عیب کیا لکھنا چاہیے عین عالی ہے مگر سہی سے  
 نزدیک سے معروضہ نکرار فارسی کے استقام سے اسکا اثر تو ظاہر اور مقبول نہیں غرض اسکا اثر ظاہر ہو تا ہے  
 کہ اس کے گرانے سے فصاحت میں بڑا ہتھیار نہیں لگتا فارسیوں کے جو یہ عین تقطیع سے لڑیا ہے لکھنا  
 استعارین کے کلام میں بہت ہے لغت بشارت سے ہی اسکا گرانہ لکھنا چاہیے اور ایضاً





استعمال کر سکتے ہیں مگر خلاف فصاحت ہونے میں کچھ شک نہیں، فائدہ رو لینا کہ  
لفظ میں یکساں ہونا چاہیے مگر متحد ہو یا نہ ہو اس میں بس میں کما حقہ قسمیں استعمال کر  
ہیں کیونکہ میں رو لینا ہے ہر جگہ تلفظاً یکساں ہے اور اس کے ساتھ میں بفتح میم نہیں لایا  
اسی طرح ایک جگہ سیاہ اور دوسری جگہ سے آہ جیسا کہ ناسخ و حوم نے کہا ہے اس کے  
خط نے ترے عارض پر نور سیاہ ہو گیا اشک کے مانند یہ کا نور سیاہ پاس چو بیٹھ  
ٹپتے تھے غزل وہ گئے دن : اب تو ناسخ کہی کر آتے ہیں ہم دور سے آہ۔ میرے نزدیک  
عرب کے خالی نہیں کیونکہ سیاہ بفتح یا سے اور دور سے آہ میں یہ تقطیع سے کر جاتی ہے اور  
سیاہ ہو جاتا ہے پس دونوں لفظاً یکساں نہیں رہتے فائدہ حرف مکتوبی کا قافیہ  
اور اس غیر مکتوبی کے ساتھ جو تلفظ میں ہو درست نہیں بلے عاشق کا قافیہ دل عاشق سوئے  
وطن کا قافیہ بہار وطن جائز نہیں شعرا نے اس قسم کے تقفیہ سے بدشاہت اختیار کی ہے اور  
بجائے کہ بعض الفاظ میں یہ ایسا ہو گا لکھا گئے کہ تقفیہ مذکورہ استعمال کر لیکر لے کر خراب  
ہوئی کہ کیا کہیے آج تک لوگ اس قسم کے قوافی استعمال کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ  
ہمارا کلام تقفیہ مکتوبی و غیر مکتوبی سے پاک ہے مثال کے لیے ایک شعر لکھا جاتا ہے :  
آسمان کی کیا ہے طاقت جو چھڑائے لکھنویا لکھنویا چھڑا ہے میں خدا سے لکھنویا۔ ظاہر ہے  
کہ چھڑائے میں الف کے بعد پھرہ اور پھرہ کے بعد یے ہو۔ اور خدا سے میں الف کے بعد

سے اور ناسخ و حوم نے اس وجہ سے اس کا قافیہ باندھا ہے کہ جس لفظ کے تیسرے میں الف ہو اس کے ساتھ  
الآخر کو متحرک کر کے اور اس الف کو گرا کے ملا سکتے ہیں جیسے کہ آہ بروزن مفعول کو گراہ بروزن مفعول  
پڑ سکتے ہیں پس سے آہ میں ہی ایسے ساکنہ کو متحرک کر کے الف کے ساتھ عمل کر سکتے ہیں ایسی حالت  
میں اس کا لہجہ سیاہ کس طرح ہو جاتا ہے مگر یہ تکلف سے خالی نہیں جو شخص بلا تکلف بوسے گادہ سے آہ بارتا  
یا کہے گا اور گراہ میں کچھ تکلف نہیں دو عمرے سے آہ کی ہے کو متحرک کرنا اور الف کے ساتھ ملا کے  
سیاہ پڑنا فصاحت کے ہی خلاف ہے کما لا یخفی علی من لد ذوق سلیم و فہم مستقیم ۱۲۔ انبیاح ۱۰  
مگر نون اصل کے ساتھ نون تنوین قافیہ میں بعض جاگ آگیا ہے رشک سے پار من سن کے بگڑ جانا ہے  
کام من بن کے بگڑ جانا ہے اور تراڑ ہے کہ بوسون کا لیل او با شے بگڑ جاتا ہے۔ استاذی حضرت تسلیم  
لکھنوی سے قید اپنا وہ آپ پر فن تہا حلقہ زلف طوق گردن تہا عذرا نغ نہ تہا کوئی تسلیم ترک  
شعر و سخن یہ قصداً تہا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ اس قسم کا تقفیہ ہی فی احوال مہیو با ہے مگر شعرا نے استعمال کیا  
ہے مگر اس تنوین کے سوا کوئی اور لفظ جو مکتوبی نہ ہو قافیہ لفظ مکتوبی واقع نہیں ہوا اور اگر شعر سے پوچھا جائے  
کہ شعرا جن قافیہ بہار میں و اشغال ذلک درست یا نہیں تو بالاتفاق ہی کہیں گے کہ ہرگز درست نہیں قافیہ ۱۲۔

صرف ایک ہی ہے جسکو بوجہ اضافت کسرہ ہے اور کسر کی وجہ سے وہ لے لوجہ میں ہمزہ  
 سے بدل گئی ہے اور اس کسر کا اشباع کیا گیا ہے جس سے دوسری لے صرف تلفظ میں پیدا ہوئی  
 ہے اور اسکو کتابت سے بچے علاقہ نہیں پس جس طرح سوار چمن سا چمن کا قافیہ بہا چمن درست  
 نہیں اور سیطرح چھڑائے لکھنے کا قافیہ فدائے لکھنے اور وی انتظام شاعری درست نہیں ہو سکتا  
 فائدہ متلاشی بمبئی تلاش کنندہ مرغن یعنی روغن واریا میں قسم کے دوسرے الفاظ کا مادہ  
 عربی نہیں مگر انکا اشتقاق بطور عربی ہوا ہے اور عام طور پر بوجہ چمن انکا استعمال میرگزہ ایک  
 کہ مضائقہ نہیں فائدہ ہندی لفظ کی اضافت یا کوئی اور ترکیب بطور فارسی جیسے تلوار  
 زید قطرہ آنسو ہرگز درست نہیں اسکو یون کہنا چاہیے زید کی تلوار آنسو کا قطرہ اسطرح  
 ہندی یعنی وہ لفظ جو عربی یا فارسی ہو اور اس میں ہند والوں نے لفظ یا معنی تصرف کیا ہو اسکو  
 بھی فصیح ترکیب فارسی جائز نہیں رکھتے مگر یہ قاعدہ او نہیں الفاظ میں جو جنگی فارسی  
 مشہور ہو اگر فارسی ہی ہو یا ہو مگر مشہور نہ ہو تو اسکو مفرس قرار دیکر ترکیب فارسی استعمال  
 کر سکتے ہیں اساتذہ کے کلام میں جا بجا ایسی ترکیبیں پائی جاتی ہیں۔ ناسخ ۵ ہاتھ گفت  
 عروج سال بنای آن بواب امام ہارہ سلطان خاص و عام بامام ہارے کا ہندی لفظ  
 و تارای ہندی کیوجہ سے ظاہر ہے پھر بھی ترکیب فارسی مستعمل ہوا۔ آتش ۵ کیسی مجرم  
 اب روانہ وہ یاد آئی کہ جہاں کے جو برابر کبھی جناب آیا مجرم جن معنوں میں بیان مستعمل ہوا  
 ہر ہندی ہے اور ترکیب فارسی ہو ہو و فائدہ جو شخص مر گیا ہے اور اسکے نام کے ساتھ لفظ صاحب  
 محبوب ہے جہاں جانا بولتے ہیں کہ مضائقہ نہیں جیسے شیخ صاحب یعنی شیخ مرحوم خواجہ  
 صاحب یعنی آتش مخمور فائدہ ہمزہ کو اکثر لوگوں نے بے عمدہ لکھ دیا ہے

لفظین اور اس میں کوئی نامی شعرائی حال کچھ متین پیش کیا جنکو دانا نومان قرار کر دیا کہ نہایت شہہ بہت ہی اور جنکو  
 زید جو اب دیا کہ ہندی کسر انہر نہیں بلکہ ساکن الاخری وزن کی رعایت سے کہ پہلے ہمزہ ہر ما دیا ہے میں ہوتا ہوں اولاً کسرہ  
 اضافت کیا ہو ثانیاً ہمزہ کی یہ وجہ قابل قبول نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ جو یہ کسور جوتی ہے اور اسکو لوجہ میں ہمزہ سے بدل دیا  
 بن جیسو فرمائش از مالیش وغیرہ پس فدای کی ہے کو بوجہ اضافت کسرہ دیا یا ہی کسور ہمزہ سے بدل گئی اور اشباع  
 بوجہ تلفظ میں ایک دوسری یا ہی ساکنہ پیدا ہو گئی ہے اور جنکو دانا کہا کہ جو یا ہی ساکنہ بوجہ اشباع پیدا ہوئی ہے  
 وہ بھی کتبوں میں کہتا ہوں کہ اولادہ یا جو اشباع کسرہ اضافت سے پیدا ہوئی ہے اور اسکو لکھتے ہیں تانیاً مورخین ایک  
 ہی یہ کہ عدویہ میں اور جنکو لے یہ جواب دیا کہ فدای کی طرح چڑھای بھی کسور الاخرتہ اسمیں جی لفظ کے بعد  
 عرفہ ایک ہے جسکو کسرہ ہے اور اس کسرہ کا اشباع کیا گیا ہے و فیہ مافیہ در ایضاح

اور میں بھی پہلے او نہیں کا ہنچیاں تھا کہ تحقیق و نتیج سے ثابت ہونا ہے کہ اگر مستقل طور پر  
 ہو یعنی کسی حرف پر نہ ہو جیسے عطار اللہ ضیاء اللہ تو اس کا ایک عدد لینا چاہئے فائدہ  
 جو تھے دراز لکھی جائے جیسے رحمت وغیرہ اس کے چار سیکڑے لینا چاہئیں اور جو تے  
 گول یا شکاتہ لکھی جائے جیسے زبدۃ العلماء ہدیۃ الشعراء تو اس کے پانچ ہی عدد لینا چاہئیں  
 فائدہ آئے جائے بر وزن فعلن کا املا دو طرح مروج ہے ایک یہ کہ صیغہ او جاؤ میں واو پہ  
 ہمزہ لکھتے ہیں او صیغہ آئے وغیرہ میں ایک لے لکھ کر اس کے اوپر ہمزہ لکھ دیتے ہیں ایسی  
 حالت میں صرف ایک بے کے عدد لینا چاہئے موزخین ہند نے جا بجایا ایسے الفاظ میں  
 ایک ہی بے کے عدد لیے ہیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو یا تین لکھ کر پہلی بے  
 پر ہمزہ لکھ دین فی الحال اکثر اس کا املا دو یاؤن سے دیکھا جاتا ہے ایسی حالت میں دو  
 یاؤن سے پیش عدد لینا چاہئے کیونکہ تاریخ کی بنا کتابت پر ہے۔ تمام سشد  
 کسی حرف کے اوپر ہونے کی مثال او یاؤ وغیرہ ہو کہ او پر ہمزہ لکھا جاتا ہے ایضاً ہمزہ کے  
 مد کی بحث نولف کی تذکرہ یا کاردن میں نہایت بسا کہ سابقہ لکھی ہے شرح التعمین فی شرح البدایہ ایضاً  
 اس سے مد و طول کی بحث اگر چہ ازادۃ الافغانیہ وغیرہ میں نولف کی لکھی ہے مگر تذکرہ یا کاردن میں اس بحث کو  
 محققانہ طور پر معالہ و ما علیہ لکھا ہے جو قابل دید ہے شرح التعمین فی شرح البدایہ ایضاً ۱۱۵۱  
 پیدا ہو کہ جب جائے آئے میں ایک بے لکھا اور او پر ہمزہ لکھا جاتا ہے تو ہر اس کا قافیہ قدر کی زیادہ سے  
 اس میں بھی تو ایک بے کی ہمزہ ہی جب ہے اور قدس نے کتابت اور تلفظ یکساں ہے تو اس کا تفسیر ہی درست  
 ہو گا اب میں لکھا ہوں کہ غالباً لوگوں کو یہی دیکھا گیا کہ ایسے تو انی استعمال کیے گریات یہ ہے کہ آئے جائے میں  
 الف کے بن میں ہمزہ ہی اور ہمزہ کے بعد یا سا کہ ہے اور قدس نے میں الف کے بعد صرف ایک حرف بے ہی جو  
 بے میں ہمزہ سے بد لگتی ہے وہاں یا مکتوبی مروج ہے اور یہاں وصل کتابت میں یہاں خروج کا نام نہیں ہے ایضاً  
 یہ قاعدہ سہل سے ہے کہ تاریخ کی بنا کتابت پر ہے جو حرف مکتوبی ہو گا وہ پڑتا ہے جیسے خود نوشت  
 کے داو اس کے عدد محسوب ہونگے اور جو حرف کتابت میں ہو گا وہ طغیانیہ سے نرم اور ذرہ کی ایک بے کے بعد  
 لیے جائینگے اس قاعدہ پر شہدہ دار ہوتا ہے کہ موزخین میں الف ہی لکھا جاتا ہے اس قاعدہ سے لازم آتا ہے کہ الف  
 اور بے دونوں کے عدد لیے جائیں حالانکہ الف محسوب نہیں اس کا جواب ہے کہ مکتوبی سے وہ حرف مکتوبی راہ ہے مستقل ہے  
 کسی حرف او پر پانچ ہو جو کہ الف یعنی وغیرہ میں لے لکھا جاتا ہے کیونکہ میں ہوتا اور ایسے الفاظ محدودہ کا پہلا الف ہو چکا ہے  
 لکھا جاتا ہے یا نون ثقلی جو نیچے لکھا جاتا ہے اس کے بعد محسوب نہیں ہوتے اور ایضاً شرح اصلاح

# از اسئمه الاعطاط

بسم الله الرحمن الرحيم

معتقدیم دانستی است که غلط هر دو گونه باشد اول غلط عام و آن اینکه همه دانان  
 با اینکه از چگونگی الفاظ ما هر باشد در آن تصرفی کنند همچون کافر که بکسر فاست و با و لبر و خنجر  
 قافیه آرند و این قسم معیوتند هم نیست دوم غلط عوام و آن خلاف قسم اول بود همچون  
 تالاش بریدن شاخ باش که محاوره یا واقفان است پس کسانی که غلط عام فصیح و کرا بر جواز غلط عوام  
 آرند حرفی بر هر دو قسم نه انگارند و از پیبری غلط العوام و غلط العوام را متحد استی پذیرند و حرفی  
 میاد که آنچه در عرفت عوام مشهور است که بهمت ضرورت شعریه تغییر لفظ از بیعت صلیبه جایز باشد غلط را  
 نشاید آورد و اندکی از زبانان چنانچه در استعمال کرده چون طاعنه کردند گفتند بود در شعر گفتند  
 بود تشدید ترانه جائز شود و انما بیان از تشدید تشدید ترا تشدید و تشدید از در درین باب نیز یعنی شعر  
 گفتن چه ضرورت مشهور است با بجز قدما جائیکه نوشته ضرورت شعریه را و او تشدید هم در مشاعرین بر تشدید  
 متبعان را غیر سد که لفظی خلاف لغت و لجه و استعمال فصیح بکار آرند آری در اعلام و اینکه در تصحیح نگین و  
 ضرورت باشد مضافه ندارد و بدانکه تعلیقه الفاظ با اعتبار همان معنی است که درین کتاب نوشته شده در  
 یکم که بعضی دیگر صحیح باشد و نیز خطیبه با اعتبار عیب است فارسیست بود اگر جانی از الفاظ منقطع موافق بود  
 این زبان بندهایی متصرف فیه بندهای پذیرای حاصل الفصحی است آنچه بعضی از فریبگ انگار  
 تعلیقه فتوحا کرده اند و نوشته اند که بکسر فاست و با و انش و غیره قافیه شده است درین شکی نیست که  
 تخلیقه ایشان محض بیاست اگر در کلام پارسیان نفس کنی در سبزه انش با عشق و کوشش بی آدم برینکه  
 اکثری را در صحت کسره آن کلام است دیگران یکسو میرزا غالب که در فارسی بدلولی در شکی نیست که بکار بکار  
 آتش با و انش او عاقبت اول پیر میرزا بعضی جایزه و نیز دیگران درین باب بیعت میرزا کرده اند گویم که فتشای  
 آن عدم تقصیر باشد نظامی گوید همه کارشان شریف تشکر می نوشته بشی کرد و چار تشکر می و علامه اهری خوشای  
 در قطعین عیب نوشته پیوند تشکر است با عشق چون کسره حرف تایی تشکر پیدا است که این شعر  
 ناطق است بر کسره تایی فوقانی اکنون کسی را مجال انگار کسره مانند آمانی بختی است که کسره از عالم شای  
 است آرد و بکون رای همه غله آسپاه کرده اند و در لغت و در بنگ جا لگیزی در بنگ شیدی در بیان قول و لفظ

رای ممل خطاست فیضی فیاضی گوید - چون دید که از گذشت ایسا و آن آرد و بد چو خاک بر باد آرد  
 بفتح زای مجرّمه بضم آن چه مخفف آزاردن است نظامی گوید - در آن یکسال کوفرماندهی کرده اند مرغی  
 بلکه موری را نیاز روی و در موند الفصلا نگاشته که عوام که برای مضمونه خوانند غلط محض است استر بلف  
 مدد و صدابره شیخ شیراز گوید - شنیدم که فرماندهی داد که قباداشتی هر دو رو آستره و استر تخفیف  
 سموع نیست ندانم که در کلام فارسیان آمده یا نه جائیکه دیده ام آستره بالمد ویدام بلکه صاحب غیث  
 اللغات تحلیله استر بلف مقصوده کرده و از غرائب اینکه بعضی اجله عصر با ستناد این شعر خاقانی در زبان  
 همه ساکنانش منکر چون آب بره چو آتش استر تخلیط قول صاحب غیث کرده یارب کاتبان  
 چنانکه نوشته اند میخوانند و مفیدد عامیاند در نیتقام ابره را چه نسبت است و استر را چه ضرورت سخن  
 کوتاه مصرع ثانی بدین پنج است س ع چون آب تر چو آتش استر هر کس گفتار را باور ندارد در سخن  
 تحفته العراقین ملاحظه کند ابریشم بضم شین مجرّمه از برمان قاطع و غیره بفتح آن خطاست نظامی  
 گوید - بسامع را اگر چنین کم کنند نفس علاج و دام از بر شیم کنند و قافیه آن با معلم بفتح لام که درین شعر  
 ملا فو قی بزودی واقع شده - توان صوف سخن را بافت معلم که شیم خایه اش نبود بر شیم از عالم  
 اختلاف توجیه کرده اند اجته جع چنین است بمعنی یک که در شکم ماور باشد نه جع جن چنانکه عوام دانستند  
 فی الصحاح الجین الولد ما دام فی البطن و الحج الاجته و در منتخب اللغات نوشته که عوام اجته را در جع جن استعمال  
 کنند و آن غلط است اصح بضم تین نام کوی بدین طبعه از صراح و منتخب اللغات و تثنی الارب بفتح تالی چنانکه  
 شهرت دارد خطاست احوال بالکسر و بضم بر وزن فعلان جمع از صحاح و قاموس مصباح منیر  
 و تاج اللغات و غیره و عوام که بفتح خوانند و جمع بر وزن فاعل دانند خطاست او عیبه به تخفیف  
 تخانی است نه بفتحید آن چو این قولت است بر وزن افعلله ارحمک لبکون حکیم مرکب است از کلام  
 ارج که بعضی قیرو مقیم باشد و از کلمه مذکوره بعضی صاحب ید از فریبگس جهائگیری و غیره و در کشف اللغات  
 نوشته که بضم نیم غلط است چه در مرکبات اظها حرکت حرف آخر کلمه اول نشاید ارقام آنچه هندیان بعضی  
 نوشتن نگارند و این را مصدر از باب فاعل انگارند بعضی اجله عصر نوشته که در کتب لغات یافت  
 نمی شود درین داوری فقیر هم با ایشان هم زبان ام بر چند در صحاح جوهری و صحاح و قاموس و  
 تاج المصادر و تثنی و مصباح منیر و منتخب اللغات و تثنی الارب تاج اللغات و کتب دیگر تقصص کرده ام  
 نیانتم اما در استعمال فارسیان نه از قرار است نه انکار ارم از اوام بعضی خواص است که ارم بلع  
 شده و امانند و بعضی بهشت درست نیست گویم که بعضی بهشت هم استعمال کرده اند مولانا جامی در

دیوان غیر متوجه گوید - ۳ اورا و ۵ و صابل جورام بکلام سرمد سرور در ارم و لهر مسل عصر رسول الله  
 آمده سرور صدر در صمد و لهر در ره اسلام هر کوه که در کار او بود جورام از او و حاتم بنای بود  
 و حاتم صلی است نه از و حاتم شیرازی زنده دیده دانی بگوید بدین مصدر و عیبت در عربی برای مجی کت  
 و داده اش زخم بجای صحیح است نه بهای بود است از رش بتقدیم زای مجده بهای موله و دشمن و باطل  
 به خطاست هم داده اش زرق یعنی که به چشم شدن بتقدیم زای مجده است اسرار حج با لفتح و با کسر  
 خطاست اصطلح بالکسر و سکون با مکان بستن اسپان از صراح و قاموس تاج اللغات و منتفی  
 الارب و لفتح اول یا بکرت با چنانکه شهرت دار و خطاست فیضی فیاضی گوید به انگلیشتافت سوی اصطلح  
 بر عقل که شناسن دهل قاتی گوید به که نفت باطل و گمی گشت ند پوش بگامی ز قضا شکوه  
 گامی ز قدر کرد و لهر عدوی هر یک زین پنج تن را تا ابد با او مکان در گفون و صطلح و قید و منقل و میزان  
 ناخدای شیرازی گوید به ز صطلح و ز غمگاه و ز نو بت با ز حقوق و صلح و طبل و رایت با آنچه به علم بهره  
 و سکون عین بمعنی عجمیه از قاموس و غیره بدانکه این لفظ بهره در کلام اساتذہ بکثرت آمده و بدون  
 بهره اگر چه بعضی محققین تحطینه اش کرده هم به ندرت دیده شد مثال اول جای گوید به ز حد کرده  
 هزار آنچه به سازی به نه خند و طبع کودک جز بازی با میر تمس الدین فقیر و رشوی والد و سلطان گوید  
 آنچه به عالم خیال است به آینه طلعت کمال است به مثال ثانی حسن تاثیر گوید به ای شیخ شهر با که  
 توان این عجم به گفت بی پرده گشت راز نهان از دای گوید چون اینهمه فاشتی بدانکه اگر چه به خط  
 بهره خوانند عین با حرکت صمد و بند نه فتح و عراقی با لفتح منسوب با جواب که تا زبان بیابان باش  
 را گویند از صراح و غیره و بالکسر خطاست اقربا کسر رای اهلین جمع قریب و بضم آن که بولسند جادیت  
 از صحت عاریت اهلیم بالکسر بجسی به صفت بخش زمین از تاج اللغات و منتخب اللغات کشف اللغات  
 و خیابان و غیره و با لفتح درست نیست کسر بالکسر کسبیا از قاموس بهار جمع و به صفت ظرم و با لفتح خطا  
 و این لفظ صحیح بسین است کساینکه کثیر ثبای مشکله نویسد خطای فاشش کند الا انه نظری است که در  
 نمایان کتب از بسند چون باله نام به سیدو الهمرد و در این غلط تخض است چه بعد از ایراد و  
 لغی یعنی نه اند بجای و الا نه صحت لقا و ششقی است احوال با لفتح مرکب است از الف و هم و ک  
 صطلح و کسر بهره محاده و جمال است اللغات لیله سکون ثانی نام کتابی است مشهور عوام که بکرت  
 آن خوانند خلاصه کند از کلمات فارسی تصور کردن و پیدا شدن از فریبک جا گیری در  
 قاطع و بکرت تازی که مشهور است از صحت و درست فصل بابی تازی به بابل کسرت و

این پانزده در فرستاست اما بعضی جمله عصر نوشته که از کلام اسانده و از نظم محقق نیست چه عاقل  
 با عقل و دل امثال آن ناده و صاحب بهما عجم که با استدلال جو از تخم آن این برود و شتر آورده ظهور  
 سه در دکن آن تخم پیدا میشود و باج نوزده ساخران بابل است و سلیم سه دوره عشق می دل از  
 و نسون غافل مباشرت بیانه بر مور این صحرای چاه بابل است و یحیی بشر نوشته که نسبت به عاقل است چه  
 وقت حرکت وی استیانت با قبلش چنانچه داشته اند گویم کلمه اتصال روی هم با باج با کس  
 نه آورده اند شیخ شیراز گوید چه کندند که بر عورت چنان کندند و دل اگر تنگ شود مهر تبدیل کند و هر گویا  
 ترا هست درین عهد و یکتا است چه است آن کرد که در دست بابل کند فیضی فیاضی گوید سه گزیند  
 شوی درین سلسله با اروت تویی بچاه بابل و تا آن که در قصیده که مطلقاً نیست سه ای لغت  
 تو عید تراز خط ترسل با بر دامن راحت تو مراد است تو سل این شعر نوشته سه با روت بضم تو  
 معتقدم آید پیران سوی عشق چه از چه بابل ناخدای شیرازی گوید سه دو چشم سر سازش از طاول  
 فکنده عاقل بر چاه بابل و با بچه بابل بضم باست شایسته هم شامل شعر است و این سخن دیگر است که  
 کسره از ضم فصح باشد یا زردگان بفتح زای معر مخفف بازار گمانست و بضم آن ای بوقیاست  
 زای مخفف عذرا مفتوح است بضم م بالشت بعضی و جب هندلیست نه فارسی بدستان بفتح او  
 ثانی نام ولایتی است معروف که اصل آن و منسوب است از کشف اللغات و برمان قاطع بضم ثانی  
 خطاست بدون بکسر باست و نخستین چنانکه در عوام شهرت دارد یا آنچه در بعضی فرنگها نوشته  
 خطاست چه این مخفف سیر و نیست که بکسر باست نیز بضم جانوریست که در هندی بکر نگری  
 و در بام مغز نامند و آنچه نیز با مخفوس بعضی مغز و گو سپند را معنی مخروده دانند مخض خطاست چه  
 است از آنکه زبانش یا مده گو سپند ام جنس است شامل است بز و پیش را نیز باشد یا مده چنانکه در عرب  
 و شاة تخم شامل است نزد صان را بر چهار نیمه تن و سکون را مملکه و وقت حیرت و کسری  
 سکون های هنوز نام وزیر و شیر و ان از بهفت قلم و غیره و در عوام که بکیم فارسی و حرکت با  
 مخض خطاست بسنج با بفتح نام و وانی است معروف از منتخب معنی الارث برمان قاطع  
 بهفت قلم و بالک خطاست بشارت بهر سه حرکت باقی موصوفه مخروده بکذاست معنی الارث  
 فی شمس علوم فیما تلات نوات فتح البه و صمد او کسر با سیران بچه صاحب غیاث اللغات  
 و دیگرین نوشته اند که با بفتح خطاست غشای آن کم التامی و عدم تخمین باشد بضم عاقل  
 بکسر بر پایه بحدت از صراج و منتخب مصباح میر و تاج اللغات و معنی الارث موند الفضل و با بفتح



در سر نسبت بغداد و بافتح نام شهر است از عراق عرب اصل باغ داد بود بحمت آنکه مشرب ازین  
 باغی بود که نوشیروان عادل هر هفته یکبار در آن باغ باغ نظام دادی و بداد مظلومان رسیدی ای کجاست  
 استعمال نفت افتاد از کشف اللغات و بر بان قلم و هفت قلم و غیره و بعضی از محققین نوشته اند که ترکیب  
 است از بلخ بافتح که نام بی است و کله داد یعنی عطش بلخ به تسمیه اش اینکه سالی قوم مشرقی که عبادت  
 این بت میکردند غلامی نزد کسری پدید فرستادند پادشاه آن غلام را ملکی فرمود گفتند تیغ داد یعنی این  
 ملک و بلخ است پس آن ملک باین اسم مسمی شد باجمله ام که بعضی اول گویند غلط محض است بکار  
 بافتح و دشیزگی از مصباح و صراح و قاموس تاج اللغات و مصباح منیر و منتخب اللغات و تفسیر الارباب  
 کشف اللغات و بالکسر درست نیست بلخ بیکون ثانی نام شهر است از فرنگ جهانگیری و غیره  
 و محققین خطاست سعدی شیرازی گوید که نشیمنی حدیثی خواهد بود بلخ بود مرگ بهتر ز زندگانی بلخ بقا آلی  
 گوید که نماید انوری را سحره ادبش بلخ بقره رای روشنش را چون شب تانمان کند بوقلمون  
 در اصل بلخ تافت و لام است اما بسکون گمانی هم استعمال کرده اند ناصر خسرو گوید که از کلاب و سنگ  
 بهر شس سازی آفت خاک خشت هم بود و پند آنرا روسه بوقلمون کنی بد منوچهری گوید که قرآن  
 منع دین هنگام سنجای جان و بیای بوقلمون نماید بهتر مرکب است از بد و ترک برای تفصیل آید از  
 بحیره الامانی و غیره و هو این که از تحقیق بهره نداشتند این که با یک کله انکارند و محب است از بعضی مصلحتین  
 که به ما مختلف بهتر گشته است بر غیر ای بلند جا این کلمه در لغت عشق و غیره ترکیب بی استعمال  
 کرده اند سالی چند میگردد که خواص بعضی این لفظ کرده چون در کتب لغات و کلام شورای خود یافتند  
 گمان بردند که این لفظ بهندست اعلم یافتگان خود را منع کرده اند که شاید که این لفظ ترکیب است  
 باید بر چند بعد از آن به بعضی بلخ بین شعر در کلیات میرزا جلال اسپر یافتند که طفل محو کرد  
 شیر آینه بجزوت سنگدل بلبه هم بلبه پیر آینه باک شیکه ازین واقعه خبر داشتند و مثال گوش  
 گزار شده هنوز در فارسیت آن کامل دارند آدم برین که فقیر نژادین وادی بغداد از کجاست هم  
 و خاکساییده این بیت در کلیات شیخ علی حیرین نظم و کده شده که بجای پس حجاب از زاید بی سیری آید که  
 نامیخانه هم باخره تدبیری آید و چون تحقیقش از شیخ محمود قرظینی و حاجی عبداللہ رشتی خاکی کلخص  
 سرد و بزرگواران فرمودند که این لفظ شکر و شام داد و در فارس شایع است چنانچه کی از شعری  
 هم گویند بی پیر مرزبان خرابات بهر چند سکنه زمانی پاد این شعر در کمال بهره دارد و یکم بعضی  
 فایسی لقب ندان میرشمس الدین فقیر گویند با حسن بر خند یکم بگل با کردند بلان کم بود که برود

نمبر از و به سبب یک گامی غیرت ماه در شمس نجم از قطع کاف لجه هندیان است فصل پارسی فارسی پارس  
نام ملکیت عوام بگرفتند خوانند و خواص در آن تامل دارند و حق انصاف است که سکون رای محکم  
آمده و بگرفت آن شاذ و کمتر برای سندیان چند ابیات قافانی نقطه انتخاب هم مثال سکون  
چون عقده و لم نکشاید ملک پارس بیاید کشید زشت سوی کاشغور است ما تخم چرا پارس که نبود در آن و پارس  
نی آب خاک نه شتر و گاو و خمر است و درت هو است که در پارس فتنه کشیدند یکی از خلق میوش آن دو  
فتانرا ای اهل قلدس مرده که از فضل که و کار و آن ملک پارس امیر نزلو ار سه شها تا در فشانگر و دید  
و ریح تو قافانی بلبو و خاقانی ایام و خاک پارس شمر و ایش به بشارت هم رسد از بام و در که قافانی بلبیا  
بوس ملک و مکن بیار من و رنگ به اگر پارس گلستان عشرت است ولی از چو نیت بخت چه  
شادی ز بد گلستانم به مراد ملک یزد و پارس بخشید لقب او ش صاحب ختیا ری مثال حر  
به زوجه تالاب همچون ز طو تلس پارس بلو پارس تا در شمش ز رشت تا شستر و نیر وانی  
که پارس بمعنی سنگ معروف گویند که سندیست در کتب لغات اثری از آن یافته بشد و از ایرانیان  
هم مشهور نشد و در کلام اهل علم هم بنظر نگرفته اند که در کتابی قطعه بنام یکی از شعرای سندی آورده  
بود در آن این دو بیت یافته شد که گویند که آهمن شووا از صحبت پارس بلو ز این سخن است که آن  
در آوازه پارس نبود هیچ خرم و م بخرد آهمن نبود هیچ بخرم و خورد خواه تغییر ملک و شعاع از بهار بحر و غیره بعضی  
که مشهور است از صحت و درست چه عکس شعاع چیز دیگر است و سایه شی آخر سستار اعلام و کثیر از  
خرنگ جهانگیری و بران قاطع و هفت قلم و در سراج اللغات نوشته که اینکه بعضی مردم سندی است  
مخصوصا بکثیر و اند خطا است **پرسستان** بمعنی جای پریان در کلام فارسیان یافته نشد و نه از  
ایرانیان و اردو هند مشهور شد کس گوید که ستان برای ظرفیت است در اسحاق حاجت سندی است  
از روی پهلوان چون مردستان باشد چه در حدفت نی پاری و تبدیل حرکت از کسر بن فتح  
و تغییر از شعاع پر ضرورت با جمله محتملین گویند که سندیست در اردو ترکیب سندی و با اهلان نون  
آوردن است و کسانیک در کلام آورده بخفا آورده اند لفظ سندی دانسته باشد پیر کار بگفت فارسی نام آن  
است که نقاشان بدین واسطه کشند از فرسنگها هم نمبر و در کلمه و بعضی نوشته که کاف فارسی است  
تبدیل معربش در جا آمده کاف فارسی را به کسر بر آ کشند نه کاشند تا از حق را از نیست که بعد  
مرد و مورد کاف عمی کاف عربی تغییر یافته در کلام فارسی در کلام فارسی پیر کار بگفت تا از  
پرو و کار بگفت موقوف خداوند تعالی که پرورنده پهلوان است و بعضی پرورنده نیز آمده و اهل را

حرکت دال غلط محض است از کشف اللغات غیره پلنگ درنده ایست دشمن شیر که عبری نژاد  
 و آنچه در عرفت عام بمعنی پوز که پندی چتیا گویند شهرت دارد و محض غلط است چه پلنگ از قسم شیر نیست  
 از سراج اللغات و نهبان و غیره بیجا و بافتخ عدلیت معروف استفاد از برهان قاطع و سراج اللغات  
 هفت قلز بود بالکسر درسته نیست بجز حرکت نیم نفس هر چیز که مشک باشد از هفت لازم غیره  
 مولوی جامی گوید بگرد و در نوشته ات نیم گت خ بود لم چون پنجره سوراخ سوراخ بود بسکون مجیم محاوره  
 بندی نیست پوشاک بعضی لباس بعضی اجله عصر در فارسیست آن تامل دارد گویم که صاحب بیاریم  
 نوشته که پوشاک چیزی را پوشیدن طاعنانه نشأت نو و استعمال کرده اگر گویی که طاعنانه آن اطلاق بندیه  
 استعمال می آرد گویم که جماعتی از ایرانیان تحقیق پیوست که در پارسی شاک با یعنی استعمال است حاصل  
 تالی فوقانی تارک بفتح رای موله فرق و میان سر آومی و چیز که صد و در جنگ بر سر نهند از برهان  
 قاطع و غیره طاعنانه درینلی بجزون گوید که کوناج و فارتا تبارک بود لیدار نوت بود مبارک بدین و در ثنوی  
 درود یا گوید که بیاریم جنایم نه تبارک بود خونیز جانبا از ان مبارک بود و نیم تالت و دست نیست  
 شیب یعنی حارست و طی و فارسی بیای تازیست و آنچه بیای فارسی شهرت دارد و محاوره بندیست  
 شعری هم جان تب در بالب و غیره قافیه کرده اند چنانچه سعدی شیرازی گوید که بر اندیش از  
 دقان و غیره ان تب که بر بخورد اند در از ی شب و در بیجا از عالم تقفیه اسپ و کسب نیست چه از  
 کتب لغات هم بیای تازی استفاد میلو و نیز از همی از ایرانیان تحقیق پیوست که لوی اهل پارس  
 تب بیای عربی است نذکار با بفتح ذکر نمودن و بالکسر خطاست چه مصدریکه بر وزن فعال آمده  
 مفتوح التا باشد چون تعداد ذکر ارد و آنچه بتیان و تقار بالکسر آمده تلفظ سیتی ملاضی قالوا لم یجی  
 لنعال یکسر التا الاسته عشره اسمائهن بمعنی المصعد و هما التیان و التتار ششمه بفتح تاست  
 و یا که خبر است سعدی شیرازی گوید که بی در بیابان سگ تشنه یافت بیرون اندر حق در حیات  
 بیافت درین شعر قافیه کلیلی است بیافت رویه واقع شده توحید کله دانی کسبی که چون این توحید  
 در کلام پاریان یافته نمی شود بعضی جای عصر درین ترکیب که بطور فارسی است و ارد و گویان آورده  
 در تامل دارد گویم که رسم هندست که بر نافت کد چیزی سازند مانا به توحید و اینجا است که اورا توحید کد  
 در پارس اثری از این نیست تا با استعمال چه رسد چون فارسیست نیست ایادان ترکیب فارسی مضامین  
 ندارد این بحث را در خلاصه ذکر کنم انشا الله تعالی لفرقه بفتح فوقانی بسکون تا و کسر بیای مملو  
 هر دو در بفتح تالت غلط است چه این مصدر است بر وزن تفعله که بسکون تا و کسر عین باشد تمثالی



اللغات و مویذ الفضا و بافتح خطاست جلیاب بالکسر جاور و فیصل از منتخب اللغات و قسمی از  
و غیره در بافتح خطاست جمادی الاوئلی و الاخره بفتح و فتح و الی و دوام از شرح  
و قاموس منتخب اللغات و تاج اللغات و قسمی از ارب اکثر نوشته که بجای اولی و اولی الاخره  
از آخر نیاید چه در توفیق جمادی که مؤنت معرفت است یا کلمه الاول و الاخره که بر دو مذکر است  
صفت و خصوصت و تذکره ثانیت خود بداند و شیر گویند که اطلاق کلمه ثانی آنجا باشد که برای آن  
تالوث نیز باشد پس بجای جمادی الاخره جمادی الثانیه درست نباشد و نیز بجای جمادی الاخره  
جمادی الاخری درست ندارند فی المصباح المبین لایقال جمادی الاخری لاین الاخری بمعنی  
ان واحده قد اول المقدمه و المتاخره فیحصل اللبس فقیل الاخره فیحتمل المتاخره گویم که اگر در عربی  
درست نباشد گویش اما فارسیان کما ظ این قاعدند از جمادی الاخری ایشان جمادی الاول  
جمادی الثانی و جمادی الاخری دیده ام و جمادی الاول در نظم هم بنظر در گذست بلین شیراز  
سرآید ع بر روزگانه و الف از جمادی الاول از شرف الدین بخاری گوید نیمه از جمادی الاول  
بود کاین نظم گشت مستعمل بود درین لفظ تصرف دیگر هم هست که الفی که بصورت یاست و  
آن بجهت اجتماع ساکنین ساقط افتد آنرا یابدل کردند و نیز دانستی است که در اشعار عربی  
جمادی بصفت مذکر جائز داشته اند تا فارسی چه رسد آدم بر نیکه جمادی بفتح جمی چنانکه بر السنه عوام  
جاریست از حلیه صحت عاریست بجمی بضم سر و حی کانه سر از صراح ذیاج اللغات و منتخب اللغات  
و بهار جمی و در کشف اللغات و مویذ الفضا نوشته که اینکه مشهورست که جمی نام بادشاهی بود و خطاست  
و در قصه جمی که با عیسی نبویه السلام تکلم آمد و بود و حال بادشاهی و مرگ خود باز نمود مراد از جمی  
کانه سر باشد جنوب بفتح اول جهت معروف از منتخب اللغات و غیره و بضم تبین خطاست بضمیت  
بفتح جمی و کسر نون اسپ کوتل از بهار جمی و غیره و بضم اول و فتح دوم چنانکه شهرت دارد و خطاست  
جوا و تخفیف و دو سخن از کشف اللغات و قسمی از ارب و تاج اللغات و تالوث باشد و او با بمعنی غلط  
ست عربی شیرازی گوید عربی جمادی که بهر نام جان بخشش پانساند گوهر صحت بفرق بیاری  
جوراب بود و نوعی از کفش موزه از بهار جمی و غیره و جزوب بحدف و او تشدید نام درست نیست همان  
بفتح تا دانستن از تاج اللغات و غیره و بالکسر خطاست جمادی بفتح کوشش از صراح و منتخب اللغات  
و قسمی از ارب و بهار جمی و بالکسر درست نیست نظای آن مخزن اسرار گویم درست و فارسی جمادی  
تالشوی جمادی که در لیلی بخون گوید مصطلح سخن تو مشکر و شهد نمودم و غیره

جدید مولوی جامی در یوسف زینجا گوید که بشیرینی مکن همچون کس جدید که آخرت برایت نهند شما  
 ناظم هر وی در یوسف زینجا گوید که سن کردم درین اندیشه چون جدید شدم آن شاه معنی را  
 دیدم که جمل بفتح نادانی از منتخب اللغات و کشف اللغات و تاج اللغات و بالکسر خطاست طاعتی  
 در لیلی مجنون گوید که علم همه پیش علم او جهل و کار همه پیش کار او سهل چشم بفتح نون مشدود و نون  
 نون قلموس و غشی اللارب و کشف اللغات و تاج اللغات و بضم نون خطاست شیخ شیراز دریندا  
 گوید که سر انجام جاهل چشم بود و دیگر جاهل نکو عاقبت بود و ناظم هر وی در یوسف زینجا گوید که گیاره ششم  
 نوشت زهره چشمم بزلال چشمه اش در چشم جیب بفتح گریبان و بالکسر خطاست شیخ سعدی شیرازی  
 گوید که ز نخلان فرد بر دیندی بکعبه که بخشد روزی فرستد ز غیب و شیخ علی خزین گوید که از آن  
 بر توان ز غیب چه جلوه ای باع بر آید جیب فانی گوید که هر که ز غیب خویش خیرست و هر که بیگانه شمارد  
 غیب بیجام بیچارگان چرا شکند تا آنکه مینای می نهد در جیب و آری بعضی گفته اند که بیرون با کسر باشد  
 فصل نیم فارسی بچشم بفتح پست از موند الفصلا و هفت قلمم و غیره و بالکسر خطاست نظامی گوید  
 گوید که بسا کردن تخت و تخت چرم بود که شد چون دو ذال رکاب تو نرم و که که بیطاس سازد این خام  
 چرم و بیطاسی من شود پشت گرم تحمل کبیر اول و ثانی عدد و معروف و بفتح ثانی چنانکه شهرت دارد  
 دست نیست فردوسی در یوسف زینجا گوید که و ز پیران فرزانه پاک دل و زمین و بسیارش روزه  
 چهل و ظهوری در ساقی نامه گوید که بیزان دفتر کشایان دل و غمخیزش چهارست و در پس چهل فصل  
 حای حلی جمله بفتح جا پرده که برای هر وی سازند از صحاح و قاموس و تاج اللغات و غشی اللارب  
 و بهار بجم و با بضم درست نیست خرج بضمی تنگی بجای حلی و فتح راست و باین معنی بخرج بهای بوز  
 سکون بای مملک چون در کلام اکابر بماند آمده اگر مشرف فیه بندهایان گوی سزاست حرکت بسکون  
 را از تصرفات اکابرست لوقی نیردی سزایس خوش حرکت و شیرین ادا بود و با اگر میداد تیزی خوششما  
 بود و امیر خسرو ع لاجرم بماند و کتای شیرین پر شده است از اصل اللوصول خان آرزو و باطلان  
 ضرورت بدار حقارت بفتح نواری از منتخب اللغات و غیره و بالکسر خطاست حلام و  
 حلال بره و بزخاله از صحاح جوهری و غیره و حلوان محاوره هند است معنی و فارسی حقاقت  
 بفتح نلوان شدن از منتخب اللغات و غیره و بالکسر خطاست حمل بفتح اول و سکون ثانی با بضم  
 از صحاح و کشف اللغات و موند الفصلا و تاج اللغات و غشی اللارب و حرکت ثانی محاوره هند است  
 است حوالیه مرکب از حوالی که بفتح لام است و از ضمیر غائب قایان کتب که درین شعر سعدی حلی



تا خدای شیرازی گوید سه تو هم ساقی ز عکس چهره همسرو با فلک در سنا غریب جاوه پر تو حضرت با کسیر  
بفتح اول و کسرتانی نام بزرگی معروف است از صیاح جوهری و غیره و کسیر اول و فتح ثانی از تصرف  
همه و آنان بجز است قاتی گوید سه صد مرتبه کرده بیشتر از هر لایح بود که از آن گرفتند عکس در آب خنجر  
و لکه مر که حمت خنجر است و چون تو خنجر است بگویم از اول و جان تا بنویسم آب خنجر بگویم او در قصیده  
دیگر گوید سه بختم آب زوش مصطفی ز چشمه نوش چنانکه سوخت چو آتش ز رشک آب خنجر بداد  
تایفه بر فتح یا قبل روی است چون اثر و شجر و نظر و امثال آن و شعری بنده هم خنجر را با منبر و غیر  
حالا آورده اند و آنچه بعضی جمله عصر بفتح ثانی درست نداشته اعتبار آن شاید و اینکه نگاشته که در کلام  
شعری پاس بکون ثانی است یا کسیر آن و بفتح که طریق شد و آمده از قبیل تقفیه غزل با بزرگ  
ست گویم که اختلاف توجیه از عیوب است قدما بعضی جا از تکابش کرده اند تا متاخرین بوجهی  
جائز نه دارند تا به قاتی که از تصحای متاخرین است چه رسد با جمله خنجر بفتح ضاد از عالم تصرفات اکابر  
است نه از قبیل از تکاب بخش عیوب خلوت با بفتح تهنائی از صراح و تاج اللغات و منتی الارب کشف  
اللغات و بهار عجم و بالکسر خطاست خلعت بالکسر جامیه و نوشته که کسی را پوشانند از قاموس منتخب اللغات  
و تاج اللغات و منتی الارب بهار عجم و بفتح درست نیست چهار با بفتح و تشدید میم میفرودش از منتی الارب  
و غیره و با ضم خطاست تهمی بفتح اول و کسرتانی کلمه تحسین از بهار عجم و غیره و کسیر اول چنانکه شهرت دارد  
درست نیست نیمه با بفتح خاذه معروف از منتخب اللغات و تاج اللغات و منتی الارب کشف اللغات و  
بهار عجم و بالکسر خطاست فصل دال تهمله در بار بعضی مؤلفین نوشته که در بار بعضی مجلس سلاطین و امرا  
مصطلح بندیاست نه فارسیان آری کسی که بندی نژاد باشد و صحبت اهل زبان ستم درین گونه و نه سیر کلام  
مستند کرده چگونه بود باشد که در لفظی حکم عدم یاریست کند و بر دیگران خنده زند سخن کوتاه این لفظ بدین  
در فارس شایع است چنانکه لسان الملک میرزا محمد تقی سپهر در تاریخ التواریخ نوشته که این قصه را نیز در حضرت  
هد علیا امرای دربار معروف داشت در عهده بعضی که خلافت محاوره فارس است بجایش از اربع است  
کردنی است در و و بضمین معروف از کشف اللغات و مؤلف الفضلاء فریبگ جهاتگیری و بر زبان توان  
و بهار عجم و بفتح دال خطاست در لحن بکسرتین نسوس بفتح بول خطاست دکان در مؤلف الفضلاء  
که بواو خطاست و در بهار عجم آورده که تا لفظ کتابت آن بود و بعد الوال خلط فاحش است و در خیابان  
ست که لفظ دکان تشدید نکات معروف و تخفیف استعمال فارسیان است و اینکه اکثر مردم بنده  
روگان بواو خوانند و نویسد خلط محض است و است بدین نسبت طریق که در لحن سیاهی نهند از



بسیار عمده و غیره و دواوات بزینادت الهی بعد و ال غلط است این شیرازی در ثنوی سحر حلال گوید سه چیز  
 نشد از تجرب حاصل دوات با از قزوین کنگر و حاصل دوات با جامی گوید سه ز سرخی هر کی بوده و دوات  
 نوشتی از غمش خط نجاستی با طلا با نفی در لیلی مجنون گوید سه پدید بسان نامه بر خویش با تبهاد و دوات  
 و جامه در پیش با قاسمی در شاهنامه گوید سه کله کله در فشان از دوات با نمودر خضرست و آیه حیات  
 حکیم گوید سه رشوق شاید معنی همیشه بچو دوات با براه عالم بالاست چشم حیرت من با عظیمت گوید سه  
 قلم نوشت جریانی دل با دواتم بود خلق مرغ بسمل با دو چار ناگاه ملاقات شدن بضم اول و اول خفای  
 ثانی بر وزن خمار از برمان قاطع و غیره و با نهار و او خطاست حکیم قاتی گوید سه چنانکه من ز رخ ماه  
 خود تلامم هر با صد بلا گرم عشق او و چار کند و اول بضم اول و اول ریست معروف که در مندی  
 و بول گوید از کشف اللغات و فرنگ نشیدی و چهارم و پنجم و نهم و نهم و نهم و نهم و نهم  
 بطلان را در بره و اصل ز نام برمان ردی پوشیده گل با سعدی گوید سه تغلب کند میر بر بوی گل با فرد  
 ماند آواز جنگ از دل با طلا با نفی در ظفر نامه گوید سه اول زن فراموش کرد و انبیا با بگردن و اشتر  
 گوید غل خزیس گوید سه ز افسون صرخ در بره و اول با چو ای تکی مغز خندی چو گل فصل اول محرم  
 و کابال الفتح زینک شدن و تیزی طبع از منتخب اللغات و غشی الارش موشد الفتح و با این معنی با بضم  
 خطاست و الفتح فانام شیر امیر المومنین علی بنی الله عنه خان آند و در خیابان نوشته و  
 و اینکه کبیر فاشهرت دارد خطاست اتقی عامه اعتقاد دارند که دو سر داشت و این خلاف واقعست  
 و با اشتر بر قول عامه عمل کنند و دو سر نبندند میرزا صاحبان گوید سه با انجیل جنگ سر کار از نیست با ورنه  
 دل دو نیم کم از الفتح نسبت فصل برای جمله را شتی رشوت دهنده و رشوت ستاننده را  
 رشوتی نامند شتی بمعنی رشوت ستاننده خطاست رحاب الفتح امجد و در شدن از تاج اللغات و  
 اللغات و کشف اللغات با بضم خطاست رحاب الفتح صاحب مخزن الفوائد نوشته استم که برای مضموم  
 شهرت دارد و خطاست صحیح برای مقصود است وجه تسمیه اش اینکه مادرش را که دختر قهرمانی بود و او را  
 نام داشت وقت ندادن نهایت شد بعد در زه جان بلب بود چون بار نهادی اختیار از زبانش برآمد  
 که رستم ای را شدم همچون نقش گردید اتقی بدانکه چون این وجه تسمیه بیاورد بعضی این خطاست  
 اول غلط پندارند و نمائند که شباغ آن بود چنانکه در کاف هم قدما واقع شده و صحیح و اصل است بر حد آن  
 حاقانی گوید سه قاتل صفاک کیدت جز سیر آبتین با بجه سیم رخ کیدت جز پیر و رستم با و فرنگ نگاران  
 هم بضم اول نوشته اند و صاحب چهارم بدستم بود و بعد از آن صاحب پنجم نوشته رحاب الفتح